بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إذا ظهرت الفتن (او البدع) فليظهر العالم علمه (الحديث)

عوام کیوں گمراہ ہوئے؟

وما أفسد الدين إلا الملوك و أحبار سوءٍ و رهبانها!

نہایت افسوس کے ساتھ کہنا اور لکھنا پڑتا ہے کہ جن واقف و باخبر خواص کو ناواقف و بے خبر عوام اپنا معلم و مربی اور مصلح و مقتدا بنائے ہوئے ہیں، جبکہ حب مال و جاہ کے فساد و افساد کے اثر سے خواص کالعوام کے دل و دماغ بھی بُری طرح مجروح و مسموم ہو کر رہ گئے ہیں؛ چناں چہ عوام کالانعام تو پہلے ہی سے ظلم اور جہل میں مبتلا تھے، ایسے خواص بھی اپنے عدل نما ظلم اور علم نما جہل سے عوام کے اس ظالمانہ و جاہلانہ فکر و عمل میں مزید اضافہ کا سبب بن گئے۔ اس وقت ایسے ہی خواص نے حکام و عوام کے سامنے نہ تو خود صحیح دینی حل پیش کیا اور نہ کسی کے صحیح دینی حل کی تائید و حمایت ہی کی (الا ماشاء اللہ)؛ بلکہ اس کے برعکس ظلم و زیادتی اور جہالت و بدنظمی کے کاموں کی نفس و شیطان کو خوش اور راضی کرنے کے لیے بے محل دینی و شرعی حوالوں سے مدلل و محول کر کے بے جا تائید و حمایت کی؛ چناں چہ عوامی چودھری، سماجی کارکن، سیاسی لیڈر، قانون داں اور بعض جمعیتوں و جماعتوں کے صدور اور اُمراء نے ''اولیاء الشیطان'' کے ایماء پر مل جل کر علم و دانش، عدل و انصاف اور دین و ملت کے نظم و دور اندیشی کے برخلاف وہ وہ حرکات و سکنات کیں کہ الامان، الحفیظ! (پہلے تو یہی شکایت تھی کہ کسی ''جماعت'' کے امیر کا باقاعدہ عالم دین ہونا ضروری نہیں تھا؛ مگر اب تو کسی بھی ''جمعیۃ'' کے امیر یا صدر کے لیے بھی باقاعدہ عالم دین اور باعمل ہونا ہی لازم و ضروری نہیں رہ گیا ہے؛ بلکہ علم و عمل ہی سے نہیں فہم و فراست سے بھی عاری و خالی ہونا زیادہ مستحسن اور بہتر قرار دیدیا گیا ہے؛ البتہ وہ پورا ''تاجر'' [اور بزنس مائنڈیڈ] ہونا چاہیے؛ تا کہ وہ کسی بھی موقع پر دین کو دنیا کے عوض داؤں پر لگا سکے)۔

اس دین و عقل کی دشمنی اور ناعاقبت اندیشی کے نتیجہ میں حق تعالیٰ شانہٗ اور اس کے آخری نبی و رسول ﷺ فداہ اَبی و اُمی کو راضی اور خوش کرنے کے بجائے عرب سے عجم تک شریعت و سنت اور تعاملِ سلف صالحین کے مقابلہ میں محض اپنے ذاتی مفادات، ذہنی رجحانات اور طبعی تقاضوں کی بنیاد پر دینی و شرعی مسائل کے احکام ہی میں تغییر و تبدیل کردی گئی، فإلی اللہ المشتکیٰ۔!

مختصر فہرست احکام موضوعہ:

۱۔ مساجد سے اس وقت اذانوں میں ''صلّوا فی رِحالکم / صلّوا فی بُیوتکم'' کی بے محل ندا تجویز کی گئی (حالاں کہ وہ حدیث واثر اِس موقع پر بالکل بے محل اور قطعاً غیر منطبق ہے)۔

۲۔ مساجد میں صحت مند اور تن درست نمازیوں کو بھی آنے کے بجائے گھروں میں نماز پڑھنے کی خلافِ عقل و نقل تجویز کی گئی۔

۳۔ مساجد میں اذان و تکبیر اور نماز باجماعت کرنے کے بجائے انھیں خراب اور ویران کرنے کا مبنی بر ظلم عمل تجویز کیا گیا۔

۴۔ مساجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے بجائے اپنے اپنے گھروں میں نمازِ جمعہ پڑھنے کی مخالفِ تعامل تجویز کی گئی۔

۵۔ تراویح سنت متوارثہ کے مطابق بیس رکعات پڑھنے کے بجائے دس رکعات پڑھنا خلافِ اجماعِ اہل سنت وجماعت تجویز کیا گیا۔

۶۔ زکوٰۃ مسلمانوں سے لے کر غیر شرعی مصارف... میں صرف کی یا کرائی گئی تو دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔

۷۔ دین وعقل اور علم وانتظام سے عاری اور ناواقف و بے خبر نام نہاد مسلمانوں نے غیر مسلموں کی ارتھیوں کو اپنے کاندھوں پر لے جا کر سپرد ِنار کیا اور ایسے ہی بعض بقلم خود اور بزعم خویش مفتی اعظم صاحبان نے مسلم میت کو غسل وکفن اور شرعی طریقہ کے مطابق دفن کرنے کے بجائے یوں ہی زمین میں گاڑ دینے کے غیر شرعی فتوے دیدیے، إنا للہ وإنا إلیہ راجعُون۔

ان سب صورتوں میں دنیا سے آخرت تک تمام غیر شرعی تجاویز کا گناہ اور بوجھ عرب وعجم کے انہی مجوزین کے سر ہوگا، لأنّ الإثم علیٰ من أفتاک۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''قیامت کے قریب لوگ جاہلوں کو اپنا مقتدا و پیشوا بنا لیں گے، وہ بغیر علم کے انھیں فتوے دیں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''، وإذا وُسّد الأمر إلیٰ غیر أھلہٖ فانتظر الساعۃ، فنعوذ باللہ تعالیٰ من الفتن ماظھر منھا وما بطن۔!

ناشر:

مجلس ترجمانِ حق آگرہ